قطعات عاصم

شکرانِ نعمت

نعمتیں کھا کے تو اس کی بے شمار
شکر اس کا کیوں بجا لاتا نہیں
بے تحاشا سخت ہے اس کی پکڑ
خوف دل میں کیوں ترے آتا نہیں

حیات چند روزہ

چار روزہ زندگی پر یوں ہی اترایا نہ کر
رب کی ناراضی کے کاموں کو تو اپنایا نہ کر
کر سکے کر لے تو جتنی نیکیاں چھوٹی بڑی
وقت کو بیکار کاموں میں تو گنوایا نہ کر

عالم اسلام کی بے حسی

ظلم کی کشمیر میں حد ہوگئی
عالم اسلام کیوں خاموش ہے
ان کی آنکھوں کا ہے پانی مر چکا
اب نہ ایمان ہے نہ اس کا ہوش ہے

ڈرگ مافیا

قوم کی صحت سے جو ہیں کھیلتے
ناک میں دم ان کا کرنا چاہیے
وہ نہیں ہیں رحم کے قابل ذرا
ان کو [illegible] موت مرنا چاہیے

عبدالرحمن عاصم انصاری